سوال

میرے والد محترم کی وفات کے بعد-اللہ تعالی ان پر رحمت فرمائے، انہیں معاف فرمائے اور انہیں بخش دے- ہمیں وراثت میں زمین ملی، وراثت میں نقدی اموال شامل نہیں تھے، معاشی حالات اور ہماری والدہ کے مرض-اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں کامل شفائے عطا فرمائے-کی وجہ سے ہم نے قرضہ لیا، بڑے بھائی نے سب سے زیادہ قرضہ لیا، بلکہ یوں بھی ہوتا تھا کہ اگر ہمارا کوئی بھائی کسی سے قرضہ مانگتا تو وہ بھی ہمارے بڑے بھائی کو ہی رقم دیتا تھا؛ کیونکہ وہی اس سارے معاملے کا ذمہ دار تھا۔

میرا سوال یہ ہے کہ: جس وقت یہ زمین فروخت کی جائے گی تو کیا اس وقت ہم قرضے کی رقم منہا کر کے وراثت تقسیم کریں گے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ بڑا بھائی زمین کی حقیقی قیمت دیگر بھائیوں سے خفیہ رکھے تاکہ بھائی اپنی وراثت لے کر ضائع نہ کر لیں، لیکن کچھ بھائیوں کو اس چیز کا علم بھی ہو اور وکیل کے پاس ان کے حقوق کی ضمانت بھی موجود ہو؟ آخر میں میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ میری والدہ کے لیے شفا کی دعا کریں اور والد محترم کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کریں۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

اگر ماں کے علاج کی ضرورت پڑے اور ماں کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو پھر اولاد پر علاج کروانا واجب ہے بشرطیکہ ان میں علاج کروانے کی استطاعت ہو؛ کیونکہ علاج معالجہ بھی نان نفقہ میں شمار ہوتا ہے، اور ماں کا خرچہ صاحب استطاعت اولاد پر واجب ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ اس بارے میں "المغنی" (168/8) میں لکھتے ہیں:
"آدمی کو والدین کا خرچہ اٹھانے پر مجبور کیا جائے گا، اسی طرح اس کی اپنی اولاد چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں، بشرطیکہ اولاد غریب ہو اور آدمی کے پاس ان پر خرچہ کرنے کی استطاعت ہو۔

بنیادی طور پر والدین اور اولاد کا خرچہ آدمی پر فرض ہے، اس کے دلائل کتاب و سنت اور اجماع سے ملتے ہیں، قرآن مجید میں اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:
فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
ترجمہ: اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو۔ [الطلاق: 6]

تو اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے دودھ پلانے کی اجرت بچے کے باپ پر واجب قرار دی ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:
وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
ترجمہ: اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ [البقرۃ: 233]

ایسے ہی اللہ تعالی کا فرمان ہے:
وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
ترجمہ: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ [الإسراء: 23] لہذا جب والدین کو خرچے کی

ضرورت ہو توان پر خرچ کرنا بھی احسان میں شامل ہوگا۔

احادیث مبارکہ میں بھی اس چیز کی ترغیب ہے، چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے کہ: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند سے فرمایا: تم اپنے اور بچوں کیلیے اتنا لے سکتی ہو جس سے تمہاری ضرورت پوری ہو)

اور اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سب سے بہترین کمائی وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کمائے اور اولاد بھی انسان کی کمائی ہوتی ہے) ابو داود

اور اجماع سے اس کی دلیل یہ ہے کہ: ابن منذر کہتے ہیں: "اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ غریب والدین جن کا کوئی ذریعہ آمدن نہیں ہے نہ ہی ان کے پاس کوئی مال ہے توان کا خرچہ اولاد پر لازمی ہے۔ اسی طرح جنہیں ہم اہل علم سمجھتے ہیں سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ آدمی پر ان بچوں کا خرچہ واجب ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔"

اس کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس طرح آدمی کا ٹکڑا اولاد ہوتی ہے تو اسی طرح اولاد بھی اپنے باپ کا ٹکڑا ہوتی ہے، تو جس طرح آدمی پر لازمی ہے کہ وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور اہل خانہ کی ضروریات پوری کرے تو اسی طرح آدمی کی اولاد پر بھی واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین کی ضروریات پوری کرے" ختم شد

دوم:

اگر اولاد کے پاس وسائل نہ ہوں اور وہ اپنی والدہ کا علاج کروانے کے لیے قرضہ اٹھائیں تو:

اگر انہوں نے قرضہ اٹھاتے ہوئے نیت کی تھی کہ وہ یہ رقم واپس لیں گے تو وہ واپس لے سکتے ہیں، لہذا اگر والدہ کے پاس رقم لوٹانے کی استطاعت ہو تو والدہ سے رقم لے سکتے ہیں، یا ان کی وفات کے بعد ان کے ترکے سے منہا کر سکتے ہیں۔

اور اگر انہوں نے قرضہ اٹھاتے ہوئے واپس لینے کی نیت نہیں کی تھی تو یہ ان کی جانب سے اپنی والدہ کی خیر خواہی ہے، اب وہ اس کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔

دائمی فتوی کمیٹی کے فتاوی: (16/205) میں ہے کہ:
"میرے والد صاحب کی عمر تقریباً 75 سال ہے اور وہ ابھی حیات ہیں، ان کا ایک مٹی کا پرانا گھر تھا اور اس کی جگہ بھی مناسب تھی تو میں نے پرانے گھر کو گرا کر نیا اور پختہ گھر اپنے ذاتی خرچ سے تعمیر کروا دیا۔۔۔ الخ"

تو کمیٹی کا جواب تھا:
"آپ نے ذکر کیا کہ والد کے گھر پر آپ نے اپنی ذاتی جیب سے خرچ کیا، تو اگر آپ اس وقت نیکی سمجھ کر یہ کر رہے تھے اور واپس پیسے لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا تو آپ کو اس کا اجر ملے گا آپ اپنے والد سے اس رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔

لیکن اگر آپ نے اس وقت رقم واپس لینے کی نیت سے مکان پر خرچ کیا تھا تو ایسی صورت میں آپ واپس لے سکتے ہیں" ختم شد

سوم:

والد کے ترکے میں سے ملنے والی زمین سے متعلق یہ ہے کہ اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ اس زمین میں سے والدہ کو ملنے والے حصے میں سے آپ قرضے والی رقم منہا کریں تو اس کی تفصیل اوپر ذکر ہو چکی ہے۔

اور اگر سوال یہ ہے کہ بچوں کے حصے میں آنے والی وراثت میں قرضہ منہا کر کے بچوں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا تعلق آپ لوگوں سے اور بڑے بھائی کی قرضہ لینے کی نیت پر ہے ۔
چنانچہ اگر سب بھائی اس بات پر متفق ہوگئے تھے کہ قرضے کی ادائیگی میں سب بھائی مل جائیں گے اور ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے قرضہ منہا کر لیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

اور اگر بڑا بھائی یہ کہتا ہے کہ اس نے قرض اس نیت سے لیا تھا کہ میں خود ہی اس کو اتاروں گا اور بھائیوں سے یہ رقم نہیں لوں گا تو پھر ایسی صورت میں وہ اکیلا ہی قرضہ چکائے گا ، البتہ اگر بھائی پھر بھی مصر ہوں کہ انہوں نے بھی اس میں شامل ہونا ہے تو یہ پھر آپ کا داخلی معاملہ ہے ۔

چہارم :

اگر ورثا بالغ ہیں اور سمجھدار ہیں تو پھر کسی بھی وارث کو ان کی حقیقی وراثت چھپانے کا کوئی حق نہیں ہے ، چاہے اسے یہ خدشہ ہو یا نہ ہو کہ بھائی دولت کو ضائع کر بیٹھیں گے ۔

اور اگر ورثا میں کوئی نابالغ ہے یا سمجھدار نہیں ہے تو پھر اس کا حصہ سر پرست یا وصی کی نگرانی میں ہو گا جسے عدالت متعین کرے گی ۔

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

278446